© rasailojaraid.com

امت مسلمہ کے نام اہم پیغام

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وکفی، وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، وبعد

12 ربیع الاول 1427ھ / 11 اپریل 2006ء بروز منگل نشتر پارک میں جو سنگین حادثہ رونما ہوا وہ دلوں کو دہلا دینے والا، اپنی نوعیت کا دہشت گردی کے حوالے سے کراچی کی تاریخ کا سب سے بڑا واقعہ ہے، جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں نذرانہ عقیدت ومحبت پیش کرنے والے 60 سے زائد شہید اور بہت سے زخمی ہوئے، یہ صرف بنیاد پرست، کلمہ گو، نمازی، چہروں پر داڑھی، سروں پر عمامے اور شرعی لباس میں ملبوس تھے، ان کا قصور اسلام وایمان پر جمے رہنا، اسلام کو اپنی شناخت بنالینا خاتم النبیین (ﷺ) کی محبت وعقیدت کے اظہار میں جذباتی انداز اختیار کرنا تھا۔

وہ مسلمان تھے، ان کے نقطۂ نظر کے بعض حصوں سے اختلاف رکھنے کے باوجود ہمیں ان کے اس بربریت اور ظلم کے ساتھ شہید اور زخمی کیے جانے کا بے حد افسوس ہے، ہماری دعا ہے اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلی درجات عطا فرمائے، پس ماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے، اور ان کی بہترین کفالت فرمائے، آمین ثم آمین۔

مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ اکابرین علماء دیوبند کا بریلوی مکتب فکر سے اختلاف کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، لیکن انہوں نے کبھی ان کی تکفیر نہیں کی، ان کے بعض نظریات واعمال سے اختلاف کیا ہے اور ایسا اختلاف ایمان وکفر کا اختلاف نہیں ہوتا، بلکہ علماء محققین کے نزدیک تو جتنے فرقے اپنی نسبت اسلام کی طرف کرتے ہیں، خواہ قدریہ ہوں یا جبریہ، معتزلہ ہوں یا خوارج، مرجئہ ہوں یا جہمیہ وغیرہ اسلام سے خارج نہیں ہیں، ان کا مسلک یقیناً غلط ہے اور ان سے استدلال میں غلطی ہوئی ہے، انہوں نے اسلام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہی کو اپنا دین سمجھا ہے، اس سے بیزاری کا اظہار کبھی نہیں کیا، لہٰذا جب تاویل کی گنجائش رہتی ہے، تو ان کو اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جاسکتا، مسلم شریف کتاب الایمان میں صفحہ 102,103 میں بخاری شریف کتاب التوحید والرد علی الجھمیہ جلد نمبر 2 ص 1107,1108 میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی مفصل روایت ہے، حضرت رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا ہے: گنہگار مسلمانوں کو جہنم سے نکالنے کے لیے انبیاء ملائکہ اولیاء اور صلحاء کی سفارش پر بے شمار لوگ جہنم سے نکال کر جنت میں لائے جائیں گے، آخر میں بارگاہ خداوندی میں عرض کیا جائے گا، کہ کوئی شخص جس میں ایمان کی کوئی رمق ہو جہنم میں باقی نہیں رہا، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: انبیاء ملائکہ اور دوسرے سفارش کرنے والے سفارش کر چکے، اب اللہ تعالیٰ کی باری ہے، اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر ان جہنمیوں کو نکالیں گے، جنہوں نے کوئی نیکی نہ کی ہوگی اور وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوگے، ان کو جنت کے دروازوں پر نہر حیات میں ڈالا جائے گا، تو ان کے جسم تر و تازہ ہو جائیں گے، ان کا ایمان اتنا کمزور ہوگا، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اس کا علم نہیں ہو سکے گا، اس مبارک حدیث کے بعد اپنے ہر مخالف پر اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ لگانا اور ابدالآباد تک جہنم میں رہنے کا فیصلہ کیسے درست ہو سکتا ہے؟ جب کہ موجودہ حادثہ میں ایمان و اسلام کی واضح اور درخشاں نشانیاں ناقابل انکار صورت میں موجود ہیں۔

اس حادثہ کی ذمے داری کس پر عائد ہوتی ہے، حقیقت تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، البتہ اخباری بیانات سے انتظامیہ کا قصور نظر آتا ہے، ہماری درخواست ہے کہ جلاؤ گھیراؤ کا طریقہ اختیار نہ کیا جائے صبر اور ضبط سے کام لیا جائے اور اتحاد کی فضا پر قائم کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستگی کامیابی کا ذریعہ ہے

آج ہمارے بود و باش کا طریقہ قطعاً غیر اسلامی ہو گیا ہے۔ لباس میں یہود و نصاریٰ کی نقل فخر کا باعث بنی ہوئی ہے۔ سر سے پاؤں تک ایک مسلمان ایسے لباس میں ملبوس نظر آتا ہے جو کفار و فساق کا شعار ہے۔ عورتوں میں عریانی اور بے حیائی کے مظاہر اس قدر عام ہیں کہ ایک شریف اور باحیا انسان کی نظریں شرم و غیرت سے جھک جاتی ہیں۔ گھروں میں مورتیوں اور تصویروں کی بھرمار ہے، گانے بجانے کا شغل عام ہو گیا ہے۔ یہ حیا سوز حرکتیں آج فیشن کا جز لاینفک بنی ہوئی ہیں۔ کاروبار میں جھوٹ، فریب اور دھوکا لوٹ مار روزمرہ کا دستور بنے ہوئے ہیں۔ سود اور جوئے کو برائی اور گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ حلال ہی نہیں حرام کی حرص زیادہ سے زیادہ ہوتی جارہی ہے بغض و حسد، ریاکاری اور منافقت کا چلن اتنا ہے کہ کوئی بھی پاک نظر نہیں آتا۔ یہ سب اس لئے ہے کہ ہم نے رسول اللہ (ﷺ) کی اتباع اور ان کی تعلیمات کی پیروی چھوڑ دی ہے حالانکہ جس خسارے اور نقصان سے آج ہماری قوم دوچار ہے اگر اسی کا صحیح صحیح جائزہ لے کر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ احکام اسلام سے روگردانی ہی ہماری بیمار قوم کا اصل مرض ہے، اور اس کا علاج صرف دامن رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے وابستگی ہے اور کچھ نہیں۔ دنیا نے آپ کے دامن سے وابستہ رہ کر کامیاب زندگی کا تجربہ کیا ہے۔ آج کے جدید دور کے تقاضوں کے پیش نظر بھی کامیابی حاصل کرنے کے لئے اسی دامن سے وابستگی شرط اول ہے۔ —————— (فرمودہ: حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب)

© rasailojaraid.com